عرب جمہوریہ مصر ۱۵ جمادی الاول ۱۴۴۴ھ

وزارت اوقاف ۹ دسمبر ۲۰۲۲ء

اسلام میں امانت داری کی اہمیت

اگر شریعتِ اسلامیہ کو دیکھیں تو اس میں اچھے اور خوبصورت اخلاق واقدار کی ترغیب دلانے پر بہت اہمیت دی گئی ہے۔ جن میں امانت کی طرف تو خصوصی توجہ دلائی گئی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالی نے اپنے متقی بندوں کو اس امانت کی پاسداری کا حکم دیاہے اور اس کو کامیاب مومنین کا وصف بتایاہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا" "بیشک اللہ تمہیں حکم دیتاہے کہ جن کی تم امانت لو انہیں واپس کردو" [نساء:۵۸] ارشاد باری تعالی ہے: "وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ" "اور جو لوگ اپنی امانتوں کی اور اپنے وعدوں کی پاسداری کرتے ہیں" [مومنون:۸] ارشاد نبوی ﷺ ہے: "چار چیزیں ایسی ہیں کہ اگر وہ آپ میں پیدا ہو جائیں تو دنیا کی ساری چیزیں آپ سے فوت بھی ہو جائیں پھر بھی کوئی غم نہیں: ایک یہ کہ آپ امانت کی حفاظت کریں، دوسرا یہ کہ آپ سچ بولیں، تیسرا یہ کہ اخلاق اچھا رکھیں اور چوتھا یہ کہ پاکیزہ روزی کھائیں!

امانت داری کی مختلف شکلیں ہیں، لیکن اگر ان سب کو ایک جملے میں سمیٹیں تو وہ یہ ہو گی کہ آدمی کو جو ذمہ داری دی جائے اس کو پوری ایمانداری اور ذمہ داری سے پورا کرے، اب چاہے وہ مالی معاملہ ہو، یا راز و نیاز کی کوئی بات ہو، یا وعظ و نصیحت اور خرید و فروخت کی کوئی ذمہ داری ہو، یا پھر کسی عمل اور مزدوری کی کوئی بات ہو، ہر چیز میں اپنی ذمہ داری کو بخوبی پورا کریں۔ ارشاد باری تعالی ہے: "يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا" "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور درست بات کہو" [احزاب:۷۰] ارشاد نبوی ﷺ ہے: جب کوئی شخص ایسی بات اپنے منھ سے نکالتا ہے جس میں اللہ تعالی کی خوشی ہو تو اسے اندازہ بھی نہیں ہوتا کہ اس کا کیا اثر ہوا ہے،

لیکن زندگی بھر کے لیے اللہ تعالی اس کے لیے اپنی رضامندی لکھ دیتا ہے۔ اسی طرح کوئی شخص اپنے منھ سے ایسی بات نکالتا ہے جس میں اللہ تعالی کی ناراضگی ہو تو اسے اندازہ بھی نہیں ہوتا کہ اس کا کیا اثر ہوا ہے، لیکن زندگی بھر کے لیے اللہ تعالی اس کے لیے اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جب کوئی شخص (راز کی بات کہے) اور پھر (مجلس سے چلا جائے) تو یہ (سامنے والے کے پاس اس کی) ایک امانت ہو جاتی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جس سے کوئی مشورہ طلب کیا جائے تو یہ اس کے گلے میں امانت ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: سچا اور امانت دار تاجر انبیا، صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہوگا۔

امانت کی ایک بہت اہم شکل اللہ کی طرف دعوت دینا بھی ہے، جو کہ انبیائے کرام اور رُسلِ عظام کی بہت ہی خاص صفت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی نے حضرت نوح، ہود، صالح، لوط اور شعیب علیہم السلام کے بارے میں فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک نے اپنی قوم سے کہا: "إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ" "بیشک میں تمہاری طرف ایمان دار اللہ کا بھیجا ہوا ہوں" [شعراء: ۱۰۷] اور اس بات کے تو ہم بھی گواہ ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ سے پہلے انبیا کرام نے اور ہمارے نبی ﷺ نے اس امانت کی ذمہ داری کو بخوبی انجام دیا اور اپنے رب کے پیغام کو صحیح صحیح اپنی قوموں تک پہنچا دیا، ان کو اچھی اچھی باتوں کی نصیحت کی، اسی لیے اللہ تعالی نے ان کے ذریعہ گمراہی کے اندھیروں کو ایمان کے نور سے بدل دیا۔ اور دعوت و تبلیغ کی امانت ہم سے اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ ہم ذرا سی شہرت پانے کے لیے، یا سوشل میڈیا پر اپنے فولورز بڑھانے کے لیے موضوع اور شاذ، حدیثوں کا سہارا نہ لیں!

نبی ﷺ کی قوم آپ کو بچپن سے ہی صادق و امین کے لقب سے یاد کرتی تھی۔ آقا ﷺ نے ہجرت کے وقت امانت داری کی ایسی مثال قائم کی جس کی مثال پوری تاریخِ انسانیت میں نہیں ملتی۔ چنانچہ کفار و مشرکین جو کہ آپ کی جان کے درپے تھے، لیکن آپ نے ان کی امانتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کردیں کہ وہ ان کی

امانتیں ان کے حوالے کریں پھر مدینہ شریف لائیں، لیکن مجال نہیں ہے کہ ان میں سے کچھ اپنے لیے یا اپنے اصحاب کے لیے رکھ لیتے!

اسی طرح دینِ اسلام نے ہمیں امانت داری کا حکم دیا ہے اور خیانت کرنے سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے اور اسے منافقین کی صفت بتایا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ""اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے حق میں دغانہ کرو اور آپس میں ایک دوسرے کی امانتوں میں جان بوجھ کر خیانت مت کرو!"[انفال:۲۷] ارشاد نبوی ﷺ ہے: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، اور جب اسے کوئی امانت دی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جو امانت کا پاسدار نہیں، اس کا کوئی ایمان نہیں اور جس کو وعدے کا خیال نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: (اے اللہ!) خیانت سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، کیوں کہ یہ بہت بری خصلت ہے۔

برادرانِ اسلام!

ایمان، امن اور امانت یہ تینوں الفاظ، "لفظ" امن سے نکلے ہیں، جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایمان کے بغیر امن نہیں اور امانت کے بغیر ایمان نہیں۔ کیوں کہ جب کسی معاشرے سے امانت اٹھ جاتی ہے تو اس میں بہت بڑی سطح پر اضطراب اور بد نظمی پیدا ہو جاتی ہے، دشمنیاں، فتنہ وفساد اور لڑائی جھگڑے کی بنیاد پڑ جاتی ہے، ایک دوسرے پر لوگ شک کرنے لگ جاتے ہیں، جس کے بعد شوہر کا اپنی بیوی سے، دوست کا اپنے دوست

سے اور پڑوسی کا اپنے پڑوسی سے یقین اٹھ جاتا ہے۔ لیکن امانت داری ایک ایسا وصف ہے جو لوگوں کے بلکہ پورے معاشرے میں اطمینان وسکون کی فضا ہموار کرتا ہے۔

اس بات کو بھی ہم بتاتے چلیں کہ امانت ہمارے ایمان اور عقیدے کا جز ہے جو کہ ہمیں دوست دشمن سب کے ساتھ یکساں کرنی ہے، اور خیانت کا بدلہ خیانت سے نہیں لینا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ" "اور اگر تمھیں کسی قوم سے دغا کا اندیشہ ہو تو اس کے عہد کو برابری سے اس کی طرف لوٹا دو (یعنی اس سے کیے ہوئے عہد کو ختم کردو) [انفال:۵۸] ارشاد نبوی ﷺ ہے: جو تمھیں امانت دے تو اسے اس کی امانت واپس کردو اور اگر کوئی تم سے خیانت کرے تو تم اس سے خیانت نہ کرو! لہذا کسی بھی انسان کے لیے خیانت کرنا روا نہیں، خواہ کیسے بھی حالات ہوں، چاہے جتنی مجبوریاں سامنے آجائیں! حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کا پورا کرنا نہایت ضروری ہے، اب سامنے چاہے نیک ہو یا پھر بد: امانت، وعدہ اور صلہ رحمی۔

آخر میں ہم یہ بات بھی بتاتے چلیں کہ سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ انسان اپنے وطن سے خیانت کرے، اس کے خلاف سازشیں رچے، یا پھر اس کے دشمنوں کے ساتھ مل جائے اور اس کے خلاف ان کے لیے جاسوسی کرے۔

اے اللہ ہمیں نیک کاموں کی توفیق عطا فرما

اور ہمارے ملک مصر اور دنیا کے سبھی ملکوں کی ہر طرح کی آفتوں سے حفاظت فرما!